–Save This Page as a PDF–

Af – قدیم کہانی سنانا اور کتاب آستر

تاریخ کو کہانی کی شکل میں بتانا آج ہمارے لیے نا واقف ہو سکتا ہے ، لیکن شاید یہ بائبل کی سچائی کو بتانے کا ایک خاص طور پر موزوں طریقہ ہے ۔ بعد کی یہودی تحریروں میں ربیوں نے حلاکہ کے بارے میں بات کی ، جس کا تعلق کسی کی چہل قدمی سے تھا ، اور اس میں احکامات اور اصول شامل ہیں جن پر عمل کرنا چاہیے ۔ **دوسری طرف ، ربیوں نے آستر کو ہگڈا کے طور پر درجہ بند کیا ، ایک ایسی داستان جو مثال کے طور پر ، جس طرح سے زندگی گزارنی چاہیے اس کے بارے میں سبق آموز ہے . زبان کا استعمال کرتے ہوئے بات چیت کرنے کی ہماری ابتدائی کوششوں سے ، ہم اپنے اور دوسروں کے بارے میں کہانیاں سناتے ہیں** ۔ جب بچے سب سے پہلے پڑھنا سیکھتے ہیں تو وہ کہانیاں پڑھتے ہیں ۔ بہت بعد میں ہی وہ تجریدی سوچ کی مہارتیں حاصل کرتے ہیں جو مثال کے طور پر فلسفہ کی نصابی کتاب کو پڑھنے کے لیے درکار ہوتی ہیں ۔ نتیجتا ، چونکہ بیانیہ زیادہ تر لوگوں کے لیے قابل رسائی مواصلات کی شکل ہے ، اس لیے یہ مناسب ہے کہ اڈی او این اے نے خود کو کہانیوں میں ہمارے سامنے ظاہر کیا ہے ۔

مزید برآں ، کہانی کے مواد کے علاوہ بھی کہانی سنانے کے دو اثرات ہوتے ہیں ۔ یہ رشتوں کی وضاحت اور تعمیر کرتا ہے ، اور دوسروں کی زندگیوں کو تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے جیسا کہ وہ کہانی کے ساتھ شناخت کرتے ہیں ۔ جب ہم کسی کو جانتے ہیں ، تو ہم پوچھتے ہیں ، “مجھے اپنے بارے میں بتائیں” ۔ ہم ایک ایسی کہانی سننے کی توقع کرتے ہیں جو اس بات کو بیان کرتی ہے جسے وہ شخص اپنی زندگی کے اہم واقعات سمجھتا ہے ۔ جب ہمارا شریک حیات یا بچہ دن کے اختتام پر گھر آتا ہے ، تو ہم اکثر پوچھتے ہیں ، “آپ کا دن کیسا گزرا ؟” دن کے واقعات کی جھلکیوں (کبھی کبھی لو لائٹس) کی داستان سننے کی توقع کرتے ہیں ۔ کہانی سنانا ایک ایسا طریقہ ہے جس سے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں ۔ نتیجتا ، بائبل کی کہانیاں ، جو روح القدس خدا کے الہام سے لکھی گئی ہیں ، ہمیں خدا اور اس کے لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات کے بارے میں بتاتی ہیں ۔ ہم بائبل کی داستانوں کو اس مضمر درخواست کے ساتھ پڑھتے ہیں ، “اے خداوند ، مجھے اپنی کہانی سناؤ ۔”

کہانی سنانے سے کمیونٹی کی تعمیر میں بھی مدد ملتی ہے ۔ آستر کی کتاب وہ کہانی تھی جو اس وقت سامنے آئی جب کسی نے ان تجربات اور واقعات کے بارے میں سوچا جس میں بتایا گیا کہ پوریم کا جشن کیسے منایا گیا ۔ پچھلی نسل کے ان تجربات کا آنے والی نسلوں پر اثر پڑا ۔ پوریم کے جشن میں حصہ لینے والی وہ بعد کی نسلیں مانتی تھیں کہ آستر کی کتاب ان کے لیے ذاتی طور پر اہم ہے ، اور ان لوگوں کے ایک الگ گروپ میں شامل ہو گئیں جو کہانی کی ملکیت میں شریک تھے ۔ ہر خاندان ، سماج یا ثقافت کی تعریف ، کم از کم جزوی طور پر ، اس کے مشترکہ ماضی کے تجربات کی کہانیوں سے ہوتی ہے ۔ لہذا ، یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خداوند ہمیں بائبل کی کہانیاں دے گا جو ہمیں اس کے ساتھ تعلقات میں کھینچتی ہیں اور ہمیں ایک ایسی قوم کے طور پر بیان کرتی ہیں جو ابراہیم ، اسحاق اور یعقوب کے خدا سے محبت کرتی ہیں ۔